http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

میجر ڈریگن (پانچویں قسط)

میں اسٹڈی روم میں داخل ہوا ہی تھا کہ ٹیبل پر موجود سیٹلائیٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی، کمرے کا دروازہ پھیر کر اندر داخل ہوتے ہی میں نے رسیور اٹھا کر مخصوص انداز میں کہا۔

"یس ڈبل این زیرو فرام گرین ہاؤس۔۔"میں اپنا کوڈ دہراتے ہی کرسی پر بیٹھ کر میز کی دراز سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر نکال کر ٹیبل پر رکھ لیا۔

ڈبل این تھرٹی فور فرام ہیڈ کوارٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز آئی۔

"یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کام ہو گیا؟۔۔۔۔۔۔۔۔کیا تم فیلڈ میں آنے کے لئے تیار ہو؟

"یس سر آپ حکم کریں تو میں ابھی میدان عمل میں آسکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کچن میں کھانا تیار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تم نے جا کر اس کھانے کی نمک مرچ چیک کرنی ہے۔یہاں سے اب باقاعدہ تمہاری ذمہ داری شروع ہو جائے گی۔آج سے تم آفیشل کُک ہو۔اگر ذرا برابر بھی گڑبڑ ہوئی تو تمہیں وہیں شوٹ کر دیا جائے گا۔ گڈ بائے۔۔۔"

دوسری طرف وہی چیختی ہوئی آواز آئی اور میں نے ایک گہرا سانس لے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔یہ تمام گفتگو کوڈورڈز میں ہوئی تھی اور مجھے ہیڈ کوارٹرز سے انتہائی سخت قسم کے احکامات ملے تھے جنہیں فل فور پورا کرنا ضروری تھا۔اب سگریٹ پینے کا بالکل وقت نہیں تھا لہذا میں نے اس کا پیکٹ اور لائٹر جیب میں رکھ لیا۔

میرے پاس اب ضائع کرنے کے لئے بالکل وقت نہیں تھا اور نہ ہی ان کاغذات کے مطالعہ کا وقت تھا لہذا میں وہاں سے فوراً اپنے بیڈروم میں آیا، الماری سے میں نے اپنے لئے ایک چست لباس کا انتخاب کیا اور ٹوائلٹ میں گھس گیا۔ کوئی دس منٹ کے بعد میں وہاں سے فریش ہو کر سیاہ رنگ کا چست لباس پہن کر باہر نکلا اور پھر گاڑی کی چابیاں اور چند ضروری چیزوں کے ساتھ جن میں سگریٹ اور لائٹر بھی شامل تھا میں وہاں سے سیدھا گیراج میں آیا اور جدید ماڈل کی کار اسٹارٹ کر کے وہاں سے سیدھا گلی میں آیا۔ اس دوران گارڈ نے میرے لئے مین گیٹ کھولا اور مجھے ہاتھ کے اشارے سے سلام کرتے ہوئے رخصت کیا۔

میں کچھ دیر اندر ہی اندر گلیوں میں چکر اتارہا پھر ایک چیک پوائنٹ کراس کرنے کے بعد میں اب مین روڈ پر تھا۔ وہاں سے میرا رخ اسلام آباد کے مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر ہو گیا، میری اگلی منزل خفیہ ایٹمی لیبارٹری تھی۔ جہاں پر تمام گزشتہ واقعات کا ڈراپ سین ہو گیا تھا بس اب مجھے وہاں جا کر اسے فائنل ٹچ دینا تھا۔ پھر پر دوہ اٹھنے کے بعد ایک نئے سفر کا آغاز کرنا تھا۔ یہ شہر سے کوئی چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر تھی میں کوئی پچیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد ایک چیک پوسٹ پر پہنچا جہاں پر موٹے حروف میں تحریر تھا کہ "اپنی شناخت کروائیں"۔ میں نے اپنی گاڑی روک کر جیب سے مخصوص کارڈ نکال کر چیک پوائنٹ پر موجود گارڈز کو دیکھایا تو انہوں نے مجھے اور گاڑی کی ایک جدید ترین آلے سے چیکنگ کے بعد اندر جانے کی اجازت دے دی۔

اندر ایک وسیع و عریض احاطہ میں ایکڑوں پر محیط لیبارٹری کی عمارت تھی جس کے ارد گرد بہت سے درخت اور جھاڑیاں تھیں ۔ آسمان پر سورج بادل کی اوٹ سے تانک جھانک کر رہا تھا اور ٹھنڈی ہوا نے پورے ماحول کو ایک نامعلوم پر اسرار سحر میں جکڑا ہوا تھا۔ درمیانہ موسم تھا جس سے طبیعت میں ایک نکھار آجاتا تھا چاروں طرف لہلہاتے ہوئے سبزے کو دیکھ کر دل کو ایک عجیب سے راحت کا احساس ہوا۔ موسم بھلا ہو تو کس کافر کو انجوائے کرنے کا دل نہیں چاہتا مگر ہماری تو صاحب ڈیوٹی ہی ایسی تھی کہ بارش کیا تو دھوپ کیا؟ ہمیں تو مزدوروں کی طرح چوبیس گھنٹوں میں اڑتالیس اڑتالیس گھنٹے بھی لگاتار جاگ کر کام کرنا پڑتا تھا، جاب کی نوعیت ہی ایسی تھی۔ درختوں پر اور جگہ جگہ جھاڑیوں میں پاک فوج کے جوان محتاط انداز میں اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ کسی بھی متوقعہ حملے یا واردات کی صورت میں انہیں لیبارٹری کا ہر صورت میں دفاع کرنا تھا۔ دشمن انتہائی شاطر اور مکار تھا اس کی کسی بھی اچانک چال کو ناکام کرنا ہی بہت ضروری تھی اور اس میں ہمارے سب سے قیمتی سائنسدان ڈاکٹر شاہد عباس کی جان داؤ پر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

http://paksociety.com

☆☆☆☆☆☆☆

http://paksociety.com

مجھے ایک بھرپور جھٹکا لگا اور پھر میں ایک دم سے جاگ گیا، ہوش آیا تو پتہ چلا کہ منظر ہی بدل گیا تھا۔ یہ وہ نظارہ تھا ہی نہیں میں طلسم وادی سے نکل کر ایک بڑے سے کمرے میں ایک برقی کرسی پر جکڑا ہوا تھا اور کمرے میں طرح طرح کے تشدد کرنے والے ہتھیار رکھے ہوئے تھے۔ گویا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا کے مصداق میں اب ایک اور جگہ پھنس گیا تھا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا اور میرے سامنے ایک کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اب کسی کا انتظار کرنا تھا اور وہ جو کوئی بھی ہوگا یقیناً میری کھال اتارنے کے لئے ہی آرہا تھا۔ کمرے کی دیواروں سفید رنگ سے رنگی ہوئی تھیں اور چھت پر لگا ہوا پنکھا اپنے پر پھیلائے کسی اور ہی دنیا میں میں گم تھا۔

کمرے میں ایک بڑی سی ٹیوب لائٹ پورے آب و تاب سے روشن تھی۔ جبکہ کمرے میں واحد ہی روشندان تھا جس کا منہ لوہے کی مضبوط جالی سے ڈھکا ہوا تھا۔ الیکٹرک چیئر کا پینل سائیڈ دیوار پر موجود تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس کا کنٹرول بھی میرے اختیار میں نہیں تھا میں ایک بار پھر بے بس تھا اور حالات کی رو میں بہے چلے جارہا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میرے ساتھ پیش آنے والے یہ واقعات آخر کس سلسلے کی کڑی تھے؟ آگے میرے ساتھ کیا ہونے والا تھا، میں مکمل اندھیرے میں تھا۔ میں یوں اچانک جنگلیوں کے نرغے سے چھوٹ کر یہاں مہذب دنیا میں کیسے پہنچ گیا تھا؟

کیا جو واقعات مجھ پر بیتے تھے وہ محض ایک خواب تھا یا آئندہ پیش آنے والے حادثات کے لئے مجھے ذہنی طور پر تیار کیا جارہا تھا؟ میرے ذہن میں بہت سے سوال اپنا سر ابھارنے لگے تھے اور میں ان کا جواب تلاش کرنے کے لئے بے تاب تھا۔ لیکن گزشتہ واقعہ محض خواب نہیں ہو سکتا تھا اگر واقعی وہ ایک خواب نہیں تھا تو پھر میں اب تک جل کر کوئلہ کیوں نہیں ہوا؟ میں جتنا سوچ رہا تھا اتنا ہی الجھتا چلا جارہا تھا۔ میں حقیقتاً ذہنی طور پر سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے محروم ہو گیا تھا۔ حالات کا دھارا فی الحال میرے موافق نہیں تھا مگر رب تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر تھا کہ میں جیسے بھی تھا ابھی تک زندہ تھا اور آنے والے تمام خطرات سے لڑنے کے لئے ذہنی طور پر مکمل تیار تھا۔

میں اس وقت کہاں تھا اور معجزاتی طور پر زندہ کیسے تھا؟ میری اس مشکل کو میرے آنے والے میزبان ہی آسان کر سکتے تھے اور میرے ذہن میں کانٹوں کی طرح چبھتے والے خیالات پر کسی طرح مرہم ضرور رکھ سکتے تھے۔ میں حیرت انگیز طور پر بالکل فٹ

تھا بلکہ بظاہر مجھے اپنے جسم میں کسی قسم کی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا۔ بس مجھے اس بات کی تسلی تھی کہ میں زندہ ہوں اور جب تک میں زندہ ہوں میں اپنی زندگی کی آخری سانس کا جدوجہد کرتا رہوں گا۔ پس جتنی بھی میں جدوجہد کرونگا اس کا پھل میرا رب مجھے ضرور دے گا خدا کی رحمت سے انکار تو نہ مجھے پہلے تھا اور نہ ہی اب کرنے کا متحمل ہو سکتا تھا۔

چشم زدن میں ہی سب کچھ بدل گیا تھا سب ہی منظر تبدیل ہو گیا تھا۔ جس شیطان کی خاطر مجھے بلیدان کیا جا رہا تھا اس کا کہیں کچھ اتہ پتہ نہیں تھا کہ وہ کب آیا اور پھر وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے آپ کو آسمانی بجلی اور جہنم کی آگ میں پایا تھا تڑپتے ہوئے شعلوں کی زد میں خود کو ایک بار پھر موت کے قریب پا کر اب اس سے کوسوں دور تھا۔ اس آسمانی بجلی اور جہنم کے شعلوں کو بھی میں کوئی مفہوم نہ پہنا سکا تھا۔ گزشتہ واقعات کسی بھیانک خواب کی طرح مجھے چھو کر گزر گئے تھے۔ کیا وہ خواب تھا یا میں واقعی ان حالات سے گزرا تھا اگر گزرا تھا تو جو بات وقتی طور پر میرے عقل میں بیٹھ رہی تھی وہ یہ کہ مجھے اب تک جھلس جانا چاہیے تھا وہ محض آسمانی بجلی نہیں تھی بلکہ آگ تھی آگ اور اس کی تپش نے میرے وجود کے انگ انگ کو بری طرح سے تڑپا دیا تھا۔ آخر میرا رب مجھ سے کس قسم کے امتحان لینا چاہ رہا تھا؟ کیا واقعی مستقبل میں میرے ساتھ کچھ ہونے جا رہا تھا اگر اس کا جواب ہاں میں تھا تو پھر وہ کیا ہو سکتا تھا؟۔۔۔۔۔۔۔۔میں خلاء میں گھور کر اپنے گزشتہ اور آگے پیش آنے والے واقعات پر غور کرنے لگا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

میں نے لیبارٹری کی عمارت کے پاس لے جا کر اپنی کار باہر ہی پارک کی اور ایک بار پھر چیکنگ کے مراحل سے گزرتا ہوا میں مختلف کمروں سے ہوتا ہوا جب ایک راہداری میں آیا تو مجھے وہاں پر اپنے ہی محکمے کا میرا دوست مرزا منصور مل گیا اس نے مجھے بھرپور انداز میں گلے مل کر خوش آمدید کہا اور پھر گویا ہوا:

"یار تم سے بچھڑے تو ایسا لگتا ہے صدیاں بیت گئی تھیں۔۔۔۔۔یقین کرو تمہارے آنے پر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔۔۔" اس نے میرے کندھے بھرپور انداز میں جھنجھوڑتے ہوئے چہرے پر جاندار مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یار تم بالکل صحیح کہتے ہو واقعی صدیاں بیت گئی ہیں، اب تم مرزا منصور سے پردادا منصور بن گئے ہو واقعی مجھے تمہاری بزرگی پر ترس آتا ہے۔۔۔۔" میں نے بھی آتے ہی اس پر برجستہ فقرہ جڑ دیا۔ وہ میری بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنسا اور میرا ہاتھ نہایت گرم جوشی سے تھام کر مجھے راہداری میں آگے لیتا ہوا چلنے لگا۔

http://paksociety.com

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایڈ فری لنکس
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ کا ایک پیج پر
کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety
پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1
پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

ہاہاہا۔۔۔۔ فقرے کسنے والی تمہاری پرانی عادت گئی نہیں ویسے بھی اگر میں بزرگ دادا منصور ہو گیا ہوں تو تم بھی پلاسٹک سرجری سے اپنا حقیقی ماند پڑتا حسن چھپا کر آئے ہو اور اس جادوئی نقاب کو چڑھانے میں تمہارا کوئی کمال نہیں ہے اگر ڈاکٹر صاحب تمہاری کایا نہ پلٹ دیتے تو تم بھی میری طرح لیبارٹری کی ایک ایک اینٹ کو روزانہ پھونک پھونک صاف کرتے کہ کہیں ڈیوڈ اچانک کسی اینٹ سے ہی نہ برآمد ہو جائے۔۔۔۔۔۔ ہاہاہا

ہاں جی فقرے لگانے سے تو تم بھی باز نہیں آرہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس فقرے بازی میں تم ہر بار ہار جاتے ہو مگر یقین کرو بڑے ڈھیٹ ہو باز پھر بھی نہیں آتے اب دیکھو نہ یہاں لیبارٹری کی روزانہ خاک چھانتے پھر رہے ہو اور تمہیں ڈیوڈ کا اتنا خوفناک نفسیاتی اثر ہوا ہے کہ تمہیں اب ہر طرف ڈیوڈ ہی ڈیوڈ نظر آتا ہے۔۔۔۔۔۔ لو تم نے دل سے دعا مانگی اور ڈیوڈ حاضر ہو گیا۔۔۔ "میں بھلا کہاں باز آنے والا تھا عادت سے مجبور اس کی بات اسی کے اوپر ہی پلٹ دی تھی اور آخری فقرہ میں نے ڈیوڈ کے ہی لب و لہجے میں نقل کرتے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا شرمندہ ہوا اور پھر چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ طاری کرتے ہوئے کہنے لگا۔

" بھئی تم سے واقعی جیتنا ممکن نہیں تم باتیں بنانے اور فقرے کسنے والی مشین ہو۔۔۔۔۔۔ حد ہے ویسے "

یار تم تو سچ مچ زچ ہی ہو گئے میں نے تو ابھی تمہیں تنگ کرنا شروع ہی نہیں ہے۔ بہت شریف انسان ہو تم ویسے اچھا یہ بتاؤ لیبارٹری میں بیٹھ بیٹھ کر تمہیں گھٹن کا احساس نہیں ہوتا یہاں تمہاری نگرانی کے سوا اور کیا کیا مصروفیات ہیں؟ میں نے اسے زچ ہوتا دیکھ کر موضوع بدلتے ہوئے کہا ویسے مرزا منصور کو تنگ کرنے کا اپنا ہی لطف آتا تھا مگر سب کچھ ایک ہی بار تو نہیں ہو سکتا تھا ناں وقفے وقفے سے کرنا تھا تاکہ وہ سانس برابر لیتا رہے۔ اس دوران ہم شیطان کی آنت کی مانند طویل راہداری میں چلے ہی جا رہے تھے اور راہداری تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اس کے اختتام پر اس نے پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اور مجھے وہ راستے میں ہر کمرے کی سیر کرواتا جا رہا تھا۔

کیا بات چھیڑ دی دوست تم نے تو میری دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا کیا بتاؤں تمہیں سگریٹ پھونک پھونک کر اور چائے کے کپ پی پی کر میرا تو کلیجہ منہ کو آجاتا ہے اب تو چائے بھی زہر لگنے لگتی ہے۔ خیر تم پریشان نہ ہو تمہیں میں زہریلی چائے ہرگز نہیں پلاؤں گا اب تم آئے ہو تو میری جان چھوٹے گی اس کیس سے ورنہ بوریت کے سوا اس مصنوعی لیبارٹری میں رکھا ہی کیا ہے۔

http://paksociety.com

"واقعی صحیح کہہ رہے ہو تم تمہارا رنگ بھی پھیکی چائے پی پی کر پھیکا زہریلا پڑ گیا ہے اب تو تمہیں آئینے میں اپنی شکل دیکھتے ہوئے بھی شرمندگی کا احساس ہوتا ہو گا کہ اس بھری جوانی میں تم نے اپنی یہ کیا حالت بنالی ہے۔ڈونٹ وری دوست میں سمجھ سکتا ہوں بس تم فکر نہ کرو اب میں آگیا ہوں تو تمہاری جان خود ہی چھوٹ جائے گی لیکن فل الوقت تمہیں مجھے برداشت کرنا ہو گا۔" میرا فقرہ ابھی ختم ہی ہوا تھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑوالیا اور میری بات کے دوران اس کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا اور پھر چلا جاتا تھا، بے چارہ میری باتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے پیلا پڑ گیا۔

یا۔یا۔یار تم کیسی باتیں کرتے ہو اس قدرے سنجیدہ ماحول میں بھی تم مذاق کرنے سے باز نہیں آرہے تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے کہ نہیں آگے تمہارے سامنے کتنے طوفان منہ کھولے کھڑے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانتا ہوں یار جانتا ہوں۔۔۔۔۔اس قدر جذباتی کیوں ہو رہے ہو؟ تھوڑا بہت تو ہنسی مذاق ہونا چاہے نہ اب دیکھو نہ تم جب مجھ پر" فقرے کستے ہو تو میں نے کبھی برا منایا ہے۔۔۔اچھا خیر چھوڑ ا تمہاری باتوں سے لگ رہا ہے کہ تمہیں لیبارٹری کی نگرانی کافی مہنگی پڑ رہی ہے اگر کچھ عرصہ مزید گزر جاتا تو تمہیں دیمک چاٹ جاتی۔۔۔"میری اس بات پر وہ اس دفعہ بے بسی سے ہنس پڑا اس کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔اس نے ایک بار پھر میری ہاتھوں میں اپنے گرم ہاتھ ڈال دیئے اور ہنستے ہوئے کہنے لگا۔

سچ کہا تم نے تمہاری زبان کو تالے لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے اتنی باتیں کہاں سے بنالیتے ہو یار؟"اس نے وہی سوال کیا جو اکثر" میرے دوست مجھ سے کیا کرتے تھے۔مرزا منصور ایک بہترین ورکر اور کمال کا ایجنٹ تھا بس طبیعت میں ذرا سا جذباتی پن تھا جس کی وجہ سے بہت جلد ہی بھڑک جاتا تھا مگر کام کرنے میں ہمارے محکمے میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔اس دوران ہم چلتے ہوئے راہ داری کے اختتام پر پہنچے تو مرزا منصور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول کر اور خود سائیڈ پر ہو گیا پہلے مجھے اندر جانے کی دعوت دی۔تو میں مسکراتا ہوا اس آفس کے انداز میں سجے ہوئے روم میں داخل ہو گیا جو بہت ہی قابل دید تھا بہترین انداز میں سجایا ہوا تھا۔

"بس یار یہ تو خدا کی دین ہے، تم جیسے مرغے ہاتھ آجاتے ہیں تو فقرے نہ چاہتے ہوئے بھی خود بخود زبان سے نکلتے چلے جاتے ہیں اس کے لئے کسی خاص مدرسے میں داخلہ نہیں لینا پڑتا۔۔۔۔۔۔واہ کمرہ تو تم نے بہترین انداز میں سجا رکھا اور اس پر تم ایک شاندار ریوالونگ چیئر بھی رکھی ہوئی ہے تم تو واقعی یہاں کے سربراہ ہی لگتے ہو۔۔۔۔۔لیکن پوری لیبارٹری میں تو اس قدر خاموشی اور ہر طرف ہو کا عالم ہے جیسے یہاں تمہارے علاوہ اور کوئی بھی چرند پرند نہیں لیکن میں باہر تو بہت سے فوجی کمانڈوز کو دیکھ چکا ہوں

۔وہ بھی خاموش ہی کھڑے ہوئے تھے یہ سب آخر ہو کیا رہا ہے؟" اس دوران وہ میرے پیچھے کمرے میں داخل ہو کر کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے درمیانے سائز کی ٹیبل کے پیچھے جا کر اپنی چیئر پر بیٹھ گیا جبکہ میں اس کے سامنے بے نیازی سے بیٹھ گیا اور وہ اب مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ میں اس کی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں ہنسنے لگا اور وہ ہنسی ایک قہقہے کی صورت میں بڑے صبر کرنے کے باوجود بھی منہ سے نکل ہی گئی۔

"چھوڑو یار تم کیا میری باتوں کو لے کر برا مناتے رہتے ہو اصل مدعے پر آنے سے قبل مجھے تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی گرما گرم چائے لازمی چاہیے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ورنہ میں فارم میں نہیں آسکوں گا۔۔۔۔" میں نے بڑی مشکلوں سے اپنی ہنسی درمیان میں روک کر زبردستی اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا کیونکہ اگر میں کچھ دیر مزید ہنستا تو وہ شاید مجھے لیبارٹری سے فوجیوں کے ہاتھوں دھکے مار کر باہر نکلوا دیتا۔

"وقار تم اچھی بھلی بات کرتے کرتے ایک دم سے پٹری سے اتر جاتے ہو سارا مزہ کرکرا ہو جاتا ہے اور یقین کرو میرا آج بہت دل کر رہا تھا کہ تمہیں خوب عزت افزائی دینی ہے مگر تم نے تو آتے ہی مجھ پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ میں بڑی مشکلوں سے خود پر قابو کر کے بیٹھا ہوں اور وہ بھی اس لیئے کہ مجھے اوپر سے سخت آرڈز ہیں کہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنا ہے مگر تم نے آتے ہی میرے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے اپنے رویئے پر دوبارہ سے نظر ثانی کرنی پڑے گی۔۔۔۔"

"مرزا یار تم تو سچ میں غصے میں آگئے ہو اور میرا ارادہ تمہیں تنگ کرنے کا ہرگز نہیں تھا۔ اچھا بابا میں اپنے کانوں پہ ہاتھ لگا کر توبہ کرتا ہوں جو اب تمہیں میں نے تنگ کیا تو بے شک مجھے پاگل کتوں کے سامنے ڈالو دینا۔ چاہے تو خود کچا چبا جانا۔۔۔ لیکن ابھی مجھے چائے اور سگریٹ کی شدید طلب ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ پلیز جلدی سے مجھے کیس کے بارے ساری تفصیل سناؤ میں یہاں آتے ہوئے کوٹھی سے ایک لفظ بھی پڑھ کر نہیں آیا۔۔۔۔۔ میری توبہ میرے فرشتوں کی بھی توبہ۔۔۔۔۔۔" میں نے باقاعدہ اپنے کانوں پر ہاتھ لگاتے ہوئے اس کے سامنے دو تین دفعہ توبہ کی اور کمال ایکٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے یہ یقین دلایا کہ اب کی بار میں واقعی سنجیدہ رہونگا اور اسے شکایت کا موقعہ ہرگز نہیں دوں گا۔۔۔ میرے چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر وہ جلد ہی قائل ہو گیا اور پھر اس نے سائیڈ ٹیبل پر موجود برقی کیتلی سے چائے انڈیل کر دو کپوں میں انڈیلی اور پھر مسکراتے ہوئے مجھے کہنے لگا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

تمہاری توبہ سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم اب واقعی مجھے تنگ نہیں کرو گے، تمہاری اسی توبہ کو قبول کرتے ہوئے میں تمہارے لئے اپنی زہریلی چائے کپ میں انڈیل کر تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔ اگر تم اسے پی کر پھڑک کر مر نہ گئے تو پھر تمہیں میں تمہارے جانے کے بعد کی روئیداد سناؤں گا۔ تب تک تمہیں مجھے سگریٹ پلانی ہو گی۔۔۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں سگریٹ تو پیارے تم جتنی مانگو گے اتنی حاضر کر دوں گا بس تم راضی ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔" میں نے خوش دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی اندرونی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور اس کا منہ کھول کر میں نے مرزا منصور کے سامنے کر دیا اس نے جواباً مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ایک سگریٹ نکالا اور پھر اسے ہونٹوں میں دبا لیا اس کے بعد میں نے اسے لائٹر پیش کیا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے روکتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے اپنا لائٹر نکالا اور پھر اسے سلگا لیا جبکہ اس دوران میں نے اپنا لائٹر نکال کر اپنے لئے ایک سگریٹ نکالی اور پھر اسے ہونٹوں میں دباتے ہوئے میں نے بھی آگ لگائی اور پھر دونوں چیزیں جیب میں رکھ کر میں نے دو تین گہرے کش لئے اور انہیں کچھ دیر اپنے منہ میں رکھنے کے بعد فضا میں دھواں شان بے نیازی سے چھوڑ دیا۔ اس دوران وہ بھی اپنا کش لگا کر سگریٹ کو ایش ٹرے میں رکھنے کے بعد میری چائے میں اس نے تین چمچ چینی کے ڈالے اور پھر اس میں چمچے سے گھماتے ہوئے چائے میرے سامنے کر دی۔ کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی پھر اس نے سکوت توڑا۔

"یہ بتاؤ کہ اب کچھ صحت بحال ہوئی تو میں کچھ عرض کروں یا تم ابھی کچھ ٹائم لینا چاہو گے؟" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں بھی اس کے ساتھ اخلاقاً مسکرانے لگا وہ واقعی مہمان نواز تھا۔ اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ بھی بڑی جچتی تھی۔ میری طرح والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اور سر تا پا وطن کی محبت سے سرشار تھا۔ باقی ہلکی پھلکی نوک جھونک تو چلتی ہی رہتی تھی۔

"ہاں منصور یار کچھ بتاؤ بھی صحیح یہ لیبارٹری میں اتنا ہو کا عالم کیوں ہوا ہے عمارت کے اندر تو بظاہر یوں لگتا ہے کہ نہ بندہ ہے نہ بندے کی ذات۔۔۔۔ مجھے وہ ہیڈ کوارٹر سے پر اسرار دھمکی آمیز چیختی ہوئی آواز والی کال آئی اور ہمیشہ کی طرح کوڈ ورڈز میں گفتگو کر کے رفو چکر ہو گئی۔ یقین کرو اگر وہ مجھے سچ میں کسی دن مل گیا جو یوں آوازیں نکال نکال کر ڈراتا ہے تو میں اس کی گردن دبا دوں ۔۔۔ بہت منحوس آواز ہے کانوں کے پردے تک پھاڑ دیتی ہے۔"

"اس کی آواز کو سن کر تو میری بھی یہی حالت ہوتی ہے کمبخت ملے صحیح تو اس کی گردن میں بھی کسی دن دبوچ لوں۔ پتہ نہیں کیا کھا کر آواز بھاری کر کے اپنے ڈیلے باہر نکال کر ہمارا خون نچوڑنے کی ناکام کوشش کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ منحوس کیکڑا جانتا نہیں

http://paksociety.com

نراز ہر لگ رہا ہوتا ہے۔ مجھے بھی جب اس کی کال آتی ہے اور موصوف جب اپنے احکامات صادر فرماتے ہیں تو میرا دل کرتا ہے کہ اسے کھری کھری سنا ہی دوں اور وہ دن دور نہیں ہے جب میں نے ایسا کر بھی لینا ہے۔ اسے وہ سنانی ہے نہ کہ اسے اس کی مری ہوئی نانی یاد آجانی ہے۔ تم تو لحاظ کر لیتے ہو گے کافی ڈپلومیٹ قسم کی طبیعت ہے تمہاری مگر میں اب اسے ہرگز برداشت نہیں کرنا، حد ہے ویسے اس کی۔۔۔۔۔۔" وہ چند لمحوں توقف کرتے ہوئے سگریٹ اپنی ہونٹوں میں دبا کر تین چار کش لینے لگا۔ میں بظاہر اپنے چہرے پر سنجیدگی پیدا کرتے ہوئے بغور اس کے چہرے کا جائزہ لینے لگا۔ وہ اندر ہی اندر سے اس ہیڈ کوارٹر والے بھائی سے جلا کٹا بیٹھا تھا غصہ تو نکال نہیں سکتا تھا اس پر تو میرے سامنے ساری جھاگ اتار رہا تھا۔

"کہانی کا ڈراپ سین ہو چکا ہے اور اگر تمہیں واقعی کہانی کا نہیں پتہ تو تمہیں سن کر بہت حیرانگی ہو گی۔ اتنی فول پروف اسکیوریٹی کے باوجود وہ لوگ اندر گھسنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے میرے سامنے قدرے جھکتے ہوئے سسپنس بڑھاتے ہوئے انتہائی رازداری سے چند فقرے اپنی زبان سے ادا کئے اور پھر وہ دوبارہ اپنی کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر گہرے کش لینے لگا گیا۔ میں نے گرم گرم چائے کا ایک بڑا گھونٹ حلق میں اتارا اور پھر چائے کی پیالی والی رکھتے ہوئے ہوئے بیزار لہجے میں کہا۔

"کیوں خام خواہ سسپنس پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔۔۔ سیدھی طرح بتاتے کیوں نہیں کہ آخر اندر خانے گیم کیا چل رہی ہے۔۔" میں نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر چائے کی پیالی اٹھا کر اپنے ہونٹوں سے لگالی۔

یار عابد اور ڈیوڈ دونوں پکڑے گئے ہیں اور اس وقت ہماری کسٹڈی میں ہیں۔ نیچے تہہ خانے میں ان کی ٹھیک ٹھاک خاطر مدارت ہو رہی ہے۔ ڈیوڈ تو اپنی دھن کا پکا ہے ابھی تک کچھ نہیں اگلا اس نے بالکل وہی حال عابد کا بھی ہے وہ بھی تا حال کچھ نہیں بولا۔۔۔۔ میں نے ایک دو چسکیاں لیں اور پھر چائے کی پیالی واپس رکھتے ہوئے حیرت سے کہا۔

تو کیا تم لوگوں نے ان پر ہاتھ ڈال دیا؟ کیا تم لوگ میرا گیم تو چوپٹ کرنے پر نہیں تلے ہوئے ہو؟ تم جانتے نہیں کہ ڈیوڈ اور عابد ڈان کی باقاعدہ امریکی اور بھارتی جاسوس نگرانی کر رہے ہیں اور ان کی ایک ایک نقل و حرکت پر ان کی کڑی نظر ہے۔۔۔

جانتا ہوں پیارے۔۔۔۔۔۔ تم نے ہمیں احمق سمجھ لیا ہے کیا؟ وہ لوگ غار سے اس لیبارٹری تک سرنگ کھود کر آج صبح ہی لیبارٹری میں داخل ہوئے تھے تو ہماری اسپیشل لیزر لائٹس کی وجہ سے پیرالائز ہو گئے۔ اسی لئے وہ لوگ اس وقت ہماری کسٹڈی میں ہیں ان کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے۔ شکر کرو کے وہ ڈاکٹر ڈمی تھے ورنہ تو وہ ان کی شہ رگ تک پہنچ جاتے کیونکہ ہم نے ڈمی ڈاکٹر کے روم

میں خصوصی طور پر لیزر لائٹس لگائی ہوئی ہیں جو بھی غیر متعلقہ شخص آتا ہے تو پیرالائیز ہو جاتا ہے اور حیرت انگیز طور پر ان کے پاس تمام لیبارٹری کا مکمل نقشہ بھی

موجود تھا۔ بحر حال جس مقصد کے لئے یہ مصنوعی لیبارٹری بنائی گئی تھی وہ مقصد پورا ہو گیا۔ ہمارے مخبروں نے اطلاع کرنے میں لیٹ کر دی تھی۔ ورنہ وہ جس راستے سے اندر داخل ہوئے تھے وہ راستہ خوب ڈھونڈ کر نکالا تھا انہوں نے۔۔۔ اور وہ مکمل طور پر جدید ترین سامان سے لیس تھے۔ یہاں آتے ہی انہوں نے یہاں پر موجود خودکار اسکیورٹی کے نظام کو بھی فیل کر دیا تھا۔

"کیا مطلب وہ کس راستے سے اندر داخل ہوئے تھے اور انہیں یہاں کی کمزوری کا کیسے پتہ چلا؟ اور اصلی ڈاکٹر اس وقت کہاں ہیں؟"

اصلی ڈاکٹر بالکل محفوظ ہیں بلکہ ان کی جگہ جسے ہم نے ڈمی ڈاکٹر رکھا تھا وہ بھی محفوظ ہے دراصل یہ لیبارٹری خاص طور پر دشمنوں کو ٹریپ کرنے کے لئے بنائی گئی تھی اور جیسا کہ تم جانتے ہو کہ یہ لیبارٹری مصنوعی ہے اس کی کنسٹرکشن اس وقت کی گئی تھی جب امریکیوں نے ہمارے خفیہ ایٹمی ہتھیاروں کو پکڑ لیا تھا۔ ہمارے ہتھیاروں اور لیبارٹری کی پکڑائی میں آنے کی وجہ سے ہم نے اصل لیبارٹری شفٹ کر کے جنوبی پنجاب میں لے گئے تھے البتہ ہم نے اصلی لیبارٹری کے ساتھ ہی یہ مصنوعی لیبارٹری تعمیر کرا لی تھی اور امریکیوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس میں ہم نے اپنے فوج سے کمانڈوز بھی طعینات کر دیئے تھے۔ انہیں لوکیشن کی تبدیل کا اس لئے اندازہ نہیں ہوا کہ پرانی لیبارٹری یہاں سے کوئی پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر تھی اور پھر ہم نے اسے خاموشی سے زیر زمین ڈائنامائیٹ سے اڑا دیا تھا۔ وہ چیز پکڑائی میں نہ آسکی اور مزے کی بات یہ کہ یہ شروع دن سے ہی شیڈو لیبارٹری کہلاتی ہے جو پرانی کی تعمیر کرانے کے ساتھ ہی اسے بھی الگ سے کمپنی کو ہائر کر کے تعمیر کرا دیا گیا تھا۔ اگر امریکیوں کو اپنی ٹیکنالوجی پر بڑا مان ہے تو ہمیں امریکیوں کو کس طرح بے وقوف بنانا ہے اس پر بڑا مان ہے اور یہ فول بنانے والی ٹیکنالوجی ابھی تک امریکیوں نے ایجاد نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ویسے کافی حیرت انگیز معلومات دے رہے ہو تم اور تمہاری بات سے ایک بات مجھے اب سمجھ آرہی ہے کہ کیوں عابد گینگ نے خاص طور پر غار شہر چھوڑ کر آباد کی تھی کیونکہ وہ غار یہاں سے تقریباً بیس پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے وہاں سے سرنگ کھود کر یہاں تک آنے میں اتنے دن لگا دیئے اور ان کا پلان یہاں پر ڈاکٹر عباس کو قتل کرنا تھا اور پھر اسی سرنگ سے انہوں نے چلے جانا تھا۔۔ ٹھیک ٹھیک مگر تمہیں ان کی خفیہ کاروائی کا بروقت اندازہ کیوں نہیں ہو سکا؟ ویسے ایک بات ہے تمہیں اگر ان کی خفیہ

http://paksociety.com

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دستر خوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

کاروائی کارتی برابر بھی نہ شک ہوا اور نہ ہی کوئی خبر ملی تو یہ ایک لحاظ سے اچھا ہی ہو گیا نہ اگر وہ یہاں نہ پہنچتے تو وہ ٹریپ بھی ہر گز نہ ہوتے۔ جب ٹریپ نہ ہوتے تو میں ڈیوڈ کی جگہ کیسے لے لیتا۔۔۔ لیکن میرے ذہن میں ڈیوڈ کی جگہ لینے کا دوسرا پلان تھا اور وہ بھی کافی فول پروف تھا مگر خیر۔۔۔۔۔ وہ کہتے ہیں ناں کہ وہ جو ہوا اچھا ہوا۔۔ انت بھلا تو سب بھلا۔۔۔ "میں مسلسل بول رہا تھا لہٰذا فوراً اپنی بات مکمل کر کے چائے کے بڑے بڑے گھونٹ حلق میں اتارے اور اس کے ساتھ ہی سگریٹ پھر سے اپنے ہونٹوں پر سجا لیا۔

وقار تم واقعی جینئیس ہو میں نے تو ابھی تمہیں پوری بات بتائی بھی نہیں ہے اس کے باوجود تم نے کہانی مکمل کر لی گریٹ یار میں تو سمجھا تھا کہ تمہیں ایک ایک بات سمجھانی پڑے گی اور نہ صرف سمجھانی پڑے گی بلکہ بڑے بڑے لیکچرز بھی دینے پڑیں گے۔ تم تو میری سوچ سے بھی دو تین ہاتھ آگے ہو۔۔۔۔ در حقیقت تمہیں ہی ڈیوڈ کی جگہ پر ہونا چاہیے۔ اگر میں تمہاری جگہ پر ہوں تو شاید ہر گز ہر گز وہ رول نہ ادا کر سکوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واقعی اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔

تو کیا تم نے مجھے اپنی طرح سمجھ لیا ہے۔۔۔ یہ اپنا اسٹائل ہے۔۔۔۔ "میں نے ایک آنکھ دبا کر مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ اس دوران وہ اپنی چائے مکمل کر چکا تھا البتہ میں تا حال چسکیاں لینے میں مشغول تھا۔

بس بس زیادہ اچھل کود کر کے خوش ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ اپنی چائے مکمل کرو اور سگریٹ بھی۔۔۔ چائے تو تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے ٹھنڈی ہو جائے گی۔" مجھے مسکراتے دیکھ کر شاید اسے بھی دل میں یہ احساس ہوا ہو کہ وہ بھی تو کتنا قابل ہے آخر اسے ڈیوڈ کا رول ادا کرنے کے لئے کیوں نہیں منتخب کیا گیا۔ پروفیشنل جیلیسی تو ہر جگہ ہوتی ہی تھی مگر شاید اس کی ٹھنڈی آہوں میں وہ مجھے کچھ زیادہ ہے نظر آ رہی تھی۔۔۔

" مجھے بھلا اچھل کود کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ کیا خیال ہے باقی کی کہانی تمہارے شکاروں سے نہ سن لی جائے اور جلد از جلد ان کو فارغ کرو تا کہ میں اپنے کام پر نکل سکوں۔ مجھے یہاں سے سیدھا افغانستان جانا ہے لیکن اگر تم نے مجھے اسی طرح باتوں میں لگا کر رکھا تو پھر میں کبھی بھی نہیں پہنچ سکوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "میں نے اسے جلتا دیکھ کر تھوڑا سا نمک مرچ اس کے جذبات پر مزید چھڑکا تا کہ سالن کا سواد مزید دوبالا ہو جائے۔ ویسے بھی ہیڈ کوارٹر کی جانب سے جس بھیڑیئے کی چیختی ہوئی آواز میں مجھے جو حکم

http://paksociety.com

صادر فرمایا گیا تھا کہ وہ یہ تھا کہ کھانا تیار ہے اور میں نے نمک مرچ چیک کرنا ہے۔۔۔۔۔ بھلا میں کہاں باز آنے والا تھا۔۔۔اس کے ساتھ ہی میں نے ایک ہی گھونٹ میں اپنی چائے مکمل کی اور پھر اسے گھورتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"تم بہت شریر ہو، جلتی پے تیل کا کام کرتے ہو میں نے تمہیں بھلا کہاں باتوں میں لگایا ہوا ہے اگر مجھے ہیڈ کوارٹر سے حکم نہ ہوتا تو میں یقیناً تم سے بات کرنے سے قبل ہی تمہیں شوٹ کر دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔ہف" ایک دم سے اس کا پارہ ہائی ہو گیا میں نے سگریٹ کا آخری کش لگایا اور پھر دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے گویا ہوا۔

"دھرج رکھو میرے پیارے مہاراج اتنا تاؤ کیوں کھاتے ہو تم سے چھوٹا موٹا مذاق کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں اپنے جذبات پر قابو رکھو۔ویسے تمہاری چائے بہترین تھی تم بلاوجہ اسے زہر کہنے پر تلے ہوئے ہو اور واقعی تمہارے ہاتھوں میں تاثیر ہے کیا خیال ہے پارٹ ٹائم چائے کا کھوکا کھولنے کا ارادہ ہو تو مجھ نہ چیز کو ضرور یاد کر لینا امریکہ سے دوڑا دوڑا آئوں گا صرف تمہاری خاطر۔۔۔۔" میں نے ایک بار پھر سے آنکھ دبا کر اس شان سے کہا کہ وہ بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا۔۔۔۔وہ واقعی بھلا مانس تھا اوپر سے جتنا کبھی کبھی سخت دکھائی دیتا تھا اندر سے اتنا ہی نرم تھا۔اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتا تھا۔۔۔

"تم واقعی شیطان کے ماموں جان ہو بالکل نہیں سدھرو گے چلو تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرل نکال لیا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن پریس کر کے تمام لائٹس آف کر دیں۔اس کے بعد اس نے دائیں جانب دیوار پر ریموٹ کا رخ کر کے ایک اور بٹن پریس کیا تو ایک اسکرین روشن ہو گئی جہاں پر ایک تہہ خانے کا منظر روشن ہو گیا۔ مگر وہ منظر دیکھتے ہی میرا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا میرے ساتھ ساتھ مرزا منصور کی بھی یہی حالت تھی سامنے کا منظر انتہائی حیران کن تھا۔۔۔۔ مرزا تو وہ سین دیکھ کر بے اختیار اپنی سیٹ سے ایسے اچھلا جیسے اسے کسی بچھو نے ڈنگ مار دیا ہو۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک بار پھر وقت کی ڈوران نامعلوم افراد کے ہاتھوں میں تھی جو مجھے اغوا کر کے نہ جانے کس دیس میں لے آئے تھے۔میں نے گزشتہ تمام واقعات کو اپنے ذہن سے وقتی طور جھٹک دیا کیونکہ سوچنا فضول تھا۔اب میری نظریں صرف اور صرف حال پر تھیں اور اب جو ہونے جا رہا تھا میں اس سے نپٹنے کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا۔وہ نامعلوم افراد جو کوئی بھی تھے وہ یقیناً میرے دوست نہیں

http://paksociety.com

ہو سکتے تھے۔ ہر لمحہ میرے تجسس میں اضافہ ہوتا جارہا تھا انتظار کی گھڑیاں طویل ہوتی جارہی تھیں لمحے سست روی کا شکار ہو گئے تھے۔ میرا صبر کا پیمانہ اب آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔

ہر گزرتا لمحہ میرے سر پر ایک طاقت ور ہتھوڑے کی کاری ضرب لگا کر جارہا تھا اور ہتھوڑا بھی ایسا کہ ہر دفعہ میری کھوپڑی کی ہڈیوں کو توڑ پھوڑ دیتا تھا۔ اب یہ آنکھ مچولی کا کھیل میری برداشت سے باہر ہو گیا تھا وہ جو کوئی بھی تھے نہ تو صاف طور پر چھپتے تھے اور نہ ہی خود کو ظاہر کرتے تھے۔ حالات کتنے ہی دگر گوں کیوں نہ ہو جائیں ایسے موقعوں پر صبر کا دامن ہر گز اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔ کیونکہ مجھے جو کوئی بھی یہاں لایا تھا وہ مجھے اعصابی طور پر کمزور کرنے کے لئے ہر داؤ کھیل رہا تھا تا کہ میں اس کے سامنے بے بس اور مجبور ہو کر خود کو اس کے حوالے کر دوں۔ مگر یہ میرے جیتے جی تو ہو نہیں سکتا تھا اور جب جنگ ہو تو ہر داؤ کھیلا جاسکتا ہے کیونکہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا تو نفسیاتی داؤ تو بالکل جائز تھا۔

پھر جب جنگ ہو تو کوئی قائدہ، کوئی قانون اور کوئی اصول ہر گز کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر وہ نامعلوم افراد مجھ پر جسمانی تشدد کرنا چاہتے تو مجھے وہ بھی برداشت کرنے کا پورا حوصلہ اور سلیقہ ہونا چاہیے تھا، یہ سارا کھیل تھا ہی برداشت کا۔۔۔ اچانک کمرے کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر اس کے ساتھ ہی دو تین لمبے تڑنگے روسی اندر داخل ہوئے اور پھر ان کے پیچھے اپنی تمام تر شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ وہ ہستی اندر داخل ہوئی جسے دیکھ کر میں چونکے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بورس اسپاسکی المروف میجر ڈریگن اندر داخل ہوا اور اپنی تیز نظروں سے مجھے گھورنے لگا اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا وہ بہت بھیانک معلوم ہو رہی تھیں۔ پھر اپنی مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ شان بے نیازی سے چلتا ہوا خالی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ بہت سے لوگوں کے دلوں میں موت اور خوف کی علامت میجر ڈریگن میرے سامنے اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ براجمان تھا۔۔۔ وہ میجر ڈریگن جسے موت بھی دیکھ کر تھر تھر کانپتی تھی وہ میرے سامنے تھا مجھ سے بہت قریب مجھ سے چند گز کے فاصلے پر۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

(جاری ہے)

http://paksociety.com